جلد ۳۵ | ۲۳ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۲۳ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج صبح کی گاڑی لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مقرر فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حضرت ام وسیم احمد صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بھی تشریف لے گئی ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

جسم و روح کا تعلق اور اقبال مرحوم

وہ لوگ جنہوں نے اقبال مرحوم کے صرف وہ مضامین جو انہوں نے فتنہ احرار کے اضطراری زمانہ میں اور عارضی اثرات کے ماتحت احمدیت کے خلاف لکھے ہیں پڑھے ہیں اور اس کے اس زمانہ کے دیگر ملفوظات تک ہی اپنی معلومات کو محدود رکھا ہے۔ ان کو خیال ہوگا۔ کہ اقبال فطرتاً احمدیت کے خلاف تھا۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل وہ اپنی تعلیم کے آغاز ہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے بے حد متاثر ہو چکا تھا۔ اور اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ اس کے اسلامی رنگ کو پختہ کرنے میں بہت بڑی حد تک احمدیت کا دخل ہے۔ ہمارے پاس بہت سے تحریری اور زبانی شواہد اور قرائن موجود ہیں۔ لیکن اس وقت سب کو یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ کے دوران قیام میں جس محلہ میں فروکش ہوئے۔ وہ وہی محلہ تھا۔ جس کی گلیوں میں اس زمانے میں اقبال کھیلا کرتا تھا۔ اور جس محلہ میں شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب مرحوم استادِ اقبال کی بھی رہائش تھی۔ جن کے قلم سے حضرت اقدس علیہ السلام کی سیالکوٹ کی پاک زندگی خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے یہ ممکن نہ تھا۔ کہ اقبال جیسا فطین و ذہین طالب علم آپ کے مقدس اثر سے باہر اور آپ کی تعلیمات سے بے خبر رہتا۔ در اصل سیالکوٹ میں احمدیت کی بنیاد اسی محلہ میں پڑی۔ سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسی محلہ کے رہنے والے تھے۔ اور سید میر حسن صاحب مرحوم بھی آپ ہی کے خاندان کے ایک فرد تھے۔

اقبال نے ابتدائی تعلیم ایف۔ اے تک مرے کالج سیالکوٹ میں ہی پائی۔ اور ایسی شہادتیں بھی موجود ہیں۔ جو ثابت کرتی ہیں کہ اس زمانے میں اس نے بیعت بھی کی تھی۔ اسی زمانے میں اقبال نے نومسلم مولوی سعد اللہ صاحب کے خلاف جو احمدیت کے جانی دشمن تھے۔ اور جنہوں نے شاید سب سے زیادہ گالیاں حضرت اقدس کو دی ہیں۔ وہ نظم لکھی تھی۔ جو آج تک موجود ہے۔

باقی شواہد کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو خود اقبال کے کلام میں سے بے شمار ایسی باتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اقبال کو اسلامیت کا شوق کہاں سے پیدا ہوا۔ اور اس کی بنیاد میں جو مصالحہ لگا۔ وہ کہاں سے اس کو ملا۔ اور مغربی فلسفہ کے زیر اثر بارہا فرار کے باوجود کیوں اقبال ہر بار اسلامی تعلیم کی طرف رجوع کرنے پر مجبور رہا۔

اس ضمن میں یہ کہنا واجب نہیں کہ جب تک اقبال کے نفسیات کے تجزیہ کے وقت اسلامی اجزاء پر غور کرتے ہوئے احمدیت کے اثر کو زیر نظر نہ رکھا جائیگا۔ اس کے فطری رحجان کے اس پہلو کو سمجھنا ممکن نہیں۔ ہم یہاں صرف ایک مطالعہ پیش کرتے ہیں۔

معارف ماہ مئی ۱۹۴۷ء میں مولانا عبد السلام صاحب ندوی نے "اقبال کا فلسفہ خودی" کے زیر عنوان جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں مولانا موصوف نے اثبات خودی کے پانچویں مقدمہ میں بیان فرمایا ہے کہ "اقبال مرحوم کا اصل میلان روح و جسم کے اتحاد کی جانب تھا۔" اس پر جناب محمد اسلم صاحب سلیم نے ایک استفسار معارف جون ۱۹۴۷ء میں مدیر معارف سے کیا ہے۔ اور مولانا عبد السلام صاحب ندوی سے اختلاف ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اقبال مرحوم کا اصلی میلان روح و جسم کے تغایر کی جانب تھا" اس استفسار کے جواب میں مدیر معارف نے جو جواب مولانا عبد السلام صاحب ندوی کی تائید میں دیا ہے۔ اس میں ثبوت کے طور پر آپ نے پروفیسر خواجہ عبد الحمید صاحب کے مضمون "اقبال کے علمی جواہر ریزے" سے حسب ذیل عبارت نقل کی ہے:۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنے فلسفیانہ مضامین میں اس نظریہ پر بہت زور دیا ہے۔ کہ روح اور جسم کی تقسیم قرآنی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اور یہ پرانے مذاہب اور فلسفہ کی غلط تعلیم کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے مطابق انسان ایک فرد ہے۔ جس میں روحانی اور جسمانی خاصیتیں موجود ہیں۔ لیکن روح اور جسم دو الگ الگ چیزیں موجود نہیں۔ جن سے وہ بنا ہو۔ روح و جسم کی یہی غلط تقسیم ہے۔ جس کی وجہ سے بیسیوں ناقابل حل مسئلے فلسفہ مذہب میں پیدا ہو چکے ہیں۔ اسلام انسان کو ایک زندہ شخصیت تصور کرتا ہے۔ اور یہ تصور قرآن میں نہ صرف اسی ارضی زندگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ حشر اور حیات بعد الموت کے لئے بھی قائم رہتا ہے۔ چنانچہ حیات بعد الموت میں انسان کے لئے جو جزاء اور سزا مقرر ہے۔ جس کا ذکر قرآن میں بار بار آتا ہے۔ وہ روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی۔ اسلام کے مطابق روح جسم سے علیحدہ کوئی شئے نہیں۔" (آثار اقبال صفحہ ۷۲، ۷۳)

اب ہم مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور و معروف لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ اقبال نے یہ نظریہ کہاں سے لیا

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

اور کسی نے قرآن کریم کا یہ اہم نظریہ پہلے پہل دنیا کے سامنے اس وقت پیش کیا۔ جب روح و جسم کی اس غلط تقسیم کی وجہ سے بیسیوں ناقابل حل مسئلے فلسفہ و مذہب میں پیدا ہو چکے تھے“۔ اس سے ثابت ہوگا کہ ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا کتنا گہرا اور پختہ اثر اقبال کی طبیعت پر ہو چکا تھا۔ کہ جس کو مغربی فلسفہ کا تیزاب بھی زائل نہ کر سکا۔ اور کیوں وہ اس صحرائے اعظم میں دور دور نکل جانے کے باوجود بار بار اسلام کے نخلستان کی طرف لوٹتا رہا۔ اقتباس درج ذیل ہے۔

”ہماری روح بغیر تعلق جسم کے بالکل نکمی ہے سو یہ بات بالکل باطل ہے کہ ہم ایسا کریں۔ کہ کسی وقت میں ہماری مجرد روح جس کے ساتھ جسم نہیں ہے۔ کسی خوشحالی کو پا سکتی ہے! اگر ہم قصہ کے طور پر اس کو قبول کریں تو کریں لیکن معقولی طور پر اس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں۔ ہم بالکل سمجھ نہیں سکتے کہ وہ ہماری روح جو جسم کے ادنیٰ ادنیٰ خلل کے وقت بیکار ہو کر بیٹھ جاتی ہے وہ اس روز کیونکر کامل حالت پر رہیگی جبکہ بالکل جسم کی تعلقات سے محروم کیجائیگی کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سکھاتا کہ روح کی صحت کیلئے جسم کی صحت ضروری ہے۔ جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بوڑھی ہو جاتی ہے۔ اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے لکیلا یعلم بعد علم شیئًا“ یعنی انسان بڈھا ہو کر ایسی حالت تک پہنچ جاتا ہے۔ کہ پڑھ پڑھا کر پھر جاہل بنجاتا ہے۔ پس ہمارا یہ تمام مشاہدہ اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ روح بغیر جسم کے کچھ چیز نہیں۔ پھر خیال بھی انسان کو حقیقی سچائی کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ اگر روح بغیر جسم کے کچھ چیز ہوتی۔ تو خدا تعالےٰ کا یہ کام لغو ٹھہرتا۔ کہ اس کو خواہ نخواہ جسم فانی سے پیوند دے دیتا۔ اور پھر یہ بھی سوچنے کے لائق ہے کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو غیر متناہی ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جس حالت میں انسان اس مختصر زندگی کی ترقیات کو بغیر رفاقت جسم کے حاصل نہیں کر سکا۔ تو کیونکر امید رکھیں کہ ان ناپیدا کنار غیر متناہی ترقیات کو بغیر رفاقت جسم کے خود بخود حاصل کر لیگا۔ سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال٭ کاملہ صادر ہونے کے لئے اسلامی اصول کے رو سے جسم کی رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے٭ اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

ہمارا نواں سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش

الحمد للہ۔ کہ ایک دفعہ پھر وہ مبارک ایام قریب آ رہے ہیں۔ جن کے لئے ہر مخلص احمدی نوجوان کا دل بیتاب ہوتا ہے۔ جو سارا سال دن گن گن کر گذارتا ہے کہ کب وہ زمانہ آئے اور وہ اپنے محبوب کے دیار میں محبوب کی خدمت میں اس کی آواز پر لبیک کہتا ہوا حاضر ہو جائے۔ اور اپنی اس حاضری سے ثابت کر دے۔ کہ وہ خدا اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے میں کسی بات سے دریغ نہیں کرے گا جب اس کو موقعہ ملے گا۔ وہ حاضر ہو جائے گا۔ جب بھی اس کو بلایا جائے گا۔ کسی قسم کی دنیاوی روکیں اس کے راستے میں حائل نہ ہوں گی۔

ہمارا سالانہ اجتماع کیا ہے۔ ہم احمدی نوجوانوں کی عملی زندگی کے لئے تربیت گاہ ہے۔ یہ اس اسلامی فوج کی تربیت گاہ ہے۔ جس نے مستقبل قریب میں ”احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے“

پس خدام الاحمدیہ کو اپنے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ جو خدام اجتماع میں شامل نہیں ہوتے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان کے متعلق افسوس کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۲۴ھش کے سالانہ اجتماع پر ۶ فروری کو حضور نے جو تقریر فرمائی تھی اس میں فرمایا۔

”پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں! اور خادم وہی ہوتا ہے۔ جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا“

پس اجتماع میں شمولیت نہایت ضروری ہے۔ اس کے پروگرام کی تفاصیل انشاء اللہ الفضل میں شائع ہوتی رہیں گی۔ قائدین مجالس ان کو بغور مطالعہ فرماتے رہیں۔ اور ان کے مطابق عمل کر کے مرکز میں اطلاع دیتے رہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وصیت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کے انتقال کے بعد تمام بیرونی احباب جماعت سے بھی میری نماز جنازہ کی تحریک کی جائے۔ لہٰذا ان کی وصیت کی تعمیل میں مقتدا و بیرون ہند کی تمام احمدی جماعتوں اور احباب سے میری درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں حضرت میر صاحب کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماوے آمین

(شیخ محمد اسماعیل پانی پتی)

سیکرٹریان تحریک جدید

جماعتوں کے کارکنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیکرٹریان کوشش فرما دیں۔ کہ ان کی جماعت کا چندہ تحریک کے دفتر اول کے تیرھویں سال کا اور دفتر دوم کے سال سوم کا ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں آ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی اسم وار تفصیل بھی ہو۔ تا جن کی رقم سو فیصدی داخل ہو گئی ہو۔ ان کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیا جائے۔ ضرورت ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید مرکزی تبلیغی فنڈ کی تکمیل میں پوری جد و جہد کریں۔ علاوہ ازیں غلہ فنڈ کا روپیہ جو امداد غرباء کا ہے۔ وہ بھی ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں آ جانا ضروری ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

نظارت بیت المال کے ذریعہ نفع مند کام

وہ احباب جو چاہتے ہوں کہ ان کا روپیہ تجارتی کاروبار پر لگایا جائے جس پر خاطر خواہ منافع ان کو مل سکے۔ وہ نظارت بیت المال سے فوری خط و کتابت کریں۔ (نظارت بیت المال)

رمضان کے برکات

(از حکیم الدین احمد صاحب قادیان)

رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا ہے۔ مومن خوشی کی وجہ سے پھولے نہیں سماتے۔ وہ اپنے رب کے قرب کے دروازے کھلے پاتے ہیں۔ اور شیطان کو ہزیمت خوردہ محسوس کر رہے ہیں۔ ہر مسلم خدا کی رضا حاصل کرنے کی تیاری میں مصروف نظر آرہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس کے فیوض و برکات پانے کی امید لگائے بیٹھا ہے۔ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ آگیا ہے۔ اور مومنین کے دلوں میں سما گیا ہے۔ مندرجہ ذیل چند سطور احباب کی خدمت میں رمضان کی برکات پر پیش کی جاتی ہیں کہ احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

پہلی برکت

سب سے پہلی اور بڑی برکت جو اس مہینہ کو حاصل ہے وہ قرآن مجید کا نزول ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا ہے۔ اور قرآن مجید کی برکت سے اس مہینہ کو بھی بابرکت کیا گیا ہے۔ اور مومنین کو ترغیب دلائی گئی ہے۔ کہ وہ اس ماہ کا پورے طور پر احترام کریں۔ اور پورے ایام کے روزے رکھیں۔ تا یہ عبادت ایک سلسلہ اور زنجیر کی طرح ہو جائے۔ اور شیطان کسی قسم کا دخل نہ دے سکے۔

دوسری برکت

ایک برکت رمضان شریف کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس مہینہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے اور یہ قدر کی رات بڑی برکت والی اور دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لیلة القدر خیر من الف الشهر۔ کہ ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔ یعنی اگر انسان اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ قدر کی رات پالے تو اسکی ساری عمر کی عبادت کے برابر اس ایک رات کی عبادت ہو گی۔

دیکھئے! خدا تعالیٰ نے مسلمان کے لئے کس طرح انعام و اکرام اور رحمت کے وعدے دیکر روزہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اور امید دلائی ہے۔ کہ ساری عمر کی کامیابی رمضان کے مہینہ میں صائم کے لئے ہے۔

تیسری برکت

آنحضرت صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے رمضان شریف کی ایک برکت یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے۔ تو صفدت الشیاطین شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اسے بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔ بدی کے تمام محرکات کافور ہو جاتے ہیں۔ برائی کے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطانی کاموں میں روک پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور وغلقت ابواب النیران۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فلم یفتح منها باب۔ اور پھر اس کے بعد کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ گویا بدی کو جڑھ سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور اسے پنپنے نہیں دیا جاتا۔ لیکن و فتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ یعنی نیکی اور صلح و خیر کی تمام راہیں ظاہر کر دی جاتی ہیں۔ اور فیوض و برکات کی آسمانی کھڑکیاں مومنین کے دلوں میں کھول دی جاتی ہیں۔ تا وہ اپنے رب کی لقا اور رضا کو حاصل کریں۔

چوتھی برکت

ایک برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ من صام رمضان اقامه ایماناً و احتساباً۔ غفر له ما تقدم من ذنبه۔ جس شخص نے رمضان کے پورے روزے رکھے۔ روزہ کے لوازمات و احکامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ثواب کی خاطر تو اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور وہ بالکل پاک و صاف انسان ہو جائیگا۔

پس مسلمان کے لئے اس سے زیادہ اور کونسی راہ آسان ہو سکتی ہے۔ کہ وہ کامیاب و کامران اپنے خدا کی رضا حاصل کرلے۔ انسان پر اسکے عرصہ حیات میں کئی مرتبہ تکالیف و مشکلات آتی ہیں۔ اسے کئی روز تک بلکہ بعض دفعہ کئی مہینوں تک بھوکا پیاسا اور بے گھر رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ وہ شب و روز دیکھتا ہے۔ کہ اس کا غریب ہمسایہ ان تکالیف کا شکار ہوتا ہے۔ تو پھر کیا وہ ایک ماہ کے لئے صرف ۱۲-۱۳ گھنٹے روزانہ بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا؟ صرف خدا کی خاطر اور اپنے دل کی صفائی کی خاطر۔ ہمیں ان ایام میں اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور رمضان کے مبارک ایام روزہ دار رہ کر گذارنے چاہئیں۔ تا ہمارا خدا ہمارے لئے آسانی فرمائے اور ہماری تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(از سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کراچی)

۱۸۹۱ء میں جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلام الٰہی سے یہ امر شائع فرمایا۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام جن کو نصاریٰ نے مقام الوہیت دے رکھا ہے۔ اپنی طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔ اور قرآن و حدیث اس پر شاہد ناطق ہیں۔ تو علمائے زمانہ نے ان دلائل پر نظر کئے بغیر کفر بازی کا طوفان برپا کر کے عوام کو آپ کے خلاف بھڑکانا ہی اپنے لئے بہترین اسلامی کارنامہ قرار دے لیا۔ چنانچہ جس شخص تک بھی یہ آواز پہنچتی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور آنے والا موعود مسیح اور مہدی معہود امت محمدیہ ہی سے آنا مقدر تھا۔ تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا۔ مگر اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ بھی خبر شائع فرمائی کہ:-

"ہر ایک مخالف یقین رکھے۔ کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا۔ اور مرے گا مگر حضرت عیسٰی کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا ...... اور کوئی ان میں سے حضرت عیسٰی کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

لیکن ابھی اس پیشگوئی پر صرف چالیس سال گزرتے ہیں۔ کہ اب وہی مسلمان نہ صرف یہ کہ حیات مسیح پر بحث مباحثہ سے گریز کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل عقلی و نقلی کا اتنا اثر ہو گیا کہ آج نہ صرف مولوی ثناء اللہ صاحب اور علمائے ازہر یونیورسٹی حیات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے لوگ خود ہی اپنے بچوں تک کو یہ باتیں بتا رہے ہیں۔ چنانچہ لاہور شہر سے جو ۳۹ سال سے "چھوٹے بچوں کا ہفتہ وار دل بہلاؤ" اخبار "پھول" شائع ہو رہا ہے۔ اس کی ۲۱/۲۸ جون ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں زیر عنوان "کیا آپ جانتے ہیں؟" جو بعض دلچسپ معلومات درج ہیں۔ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"چین کی دیوار حضرت عیسٰی سے ۲۱۴ برس قبل تاتاریوں کا حملہ روکنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ حضرت عیسٰی کے انتقال کو اب ۱۹۶۷ء برس گذر چکے ہیں۔" (اخبار پھول لاہور ۲۱/۲۸ جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۰۶)

اے کاش ہمارے دیگر مسلم علماء بھی قرآن و حدیث پر نظر کریں اور حیات مسیح کے گمراہ کن اعتقاد کو ترک کر کے امت میں آنے والے مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو قبول کرلیں۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ پندرہ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بہت بیمار رہیں۔ احباب سے بالعموم اور صحابہ کرام سے بالخصوص درخواست ہے کہ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر

بزرگان سلسلہ کے تاثرات!

(۲)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرماتے ہیں:۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ دونو بھائی اپنے رنگ میں بے نظیر تھے۔ اور سلسلے کے آفتاب و ماہتاب تھے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نہایت متقی اور نہایت متواضع تھے۔ مخلوق خدا کی دینی و دنیوی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ اپنی تکلیف نظر انداز کر کے بھی دوسروں کا کام کر دینا ان کی عادت تھی۔ جو شخص ایک بار آپ سے ملتا ہمیشہ آپ سے دوبارہ ملنے اور باتیں کرنے کی خواہش رکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کو ایک خاص قسم کا تعلق تھا۔ آپ کی نظر بہت باریک بین تھی۔

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب فرماتے ہیں:۔ حضرت میر صاحب صحابہؓ کے تمام اخلاق کا زندہ نمونہ تھے۔ آپ نے حضرت عباس کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گود میں پرورش پائی۔ آپ صحابہؓ سے غالباً سب سے زیادہ چندہ دینے والے تھے۔ شاید ہی سلسلے کی کوئی تحریک ہو جس میں آپ نے حصہ لیا ہو۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے ساتھ میرے پرانے تعلقات تھے۔ آپ اپنے فن میں تو ماہر تھے ہی ساتھ ہی دینی معلومات میں بھی آپ کی ذہانت قابل داد تھی۔ تقویٰ پر اکثر و بیشتر گفتگو فرماتے۔ اور ساتھ ساتھ حدیثیں بکثرت پڑھتے جاتے تھے۔ ان کے اشعار میں علاوہ روانیٔ طبع کے اوامر و نواہی اور تقویٰ کے بیان میں بلند پروازی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ اگر طبیعت میں ذرا حدت تھی تو ساتھ ہی فوراً رقت بھی طاری ہو جاتی تھی۔ اور اپنی غلطی کے احساس میں جھٹ پشیمان ہو جایا کرتے تھے۔ یہی آپ میں ہر خاص وصف پایا تھا۔ خانگی معاملات میں جیسا مجھے معلوم ہے۔ عدل و انصاف سے آپ کام لیتے تھے۔ تربیت اولاد کا درد بھی آپ میں حد سے زیادہ تھا۔ میرے ساتھ ان کے تعلقات مودّبانہ تھے۔ جماعت کے اکثر دوست جب آپ سے اپنا دکھ درد بیان کرتے تو حتی الوسع اور حتی الامکان خاص طور پر ہمدردی کا اظہار بھی کیا کرتے۔ اور ان کے امور میں مخلصی کی راہ بھی نکالنے کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت اور آپ کے دل کی کیفیت حدود شریعت سے باہر جاتی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ جب دیکھا گفتگو میں بہت محتاط پایا۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک بھی قابل تعریف تھا۔ باوجود اپنی شدید بیماری کے پھر بھی ان کا حق حتی المقدور ادا کرتے رہتے تھے۔ میں کیا کیا لکھوں مجھے بھی ان سے اکثر معرفت کے نکات ملے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اور فردوس بریں میں اعلےٰ مقامات کا وارث بنائے۔ آمین۔

جناب حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے سابق مبلغ ماریشس تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ کو علاوہ حضرت سید ولد آدمؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء کی اولاد میں سے ہونے کا فخر بخشا تھا۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا برادر نسبتی بننے کا شرف بھی عطا فرمایا تھا۔ یہ تو محض خدا تعالےٰ کا فضل اور احسان تھا لیکن جناب موصوف نے اپنے علم و عمل سے ثابت کر دکھایا تھا کہ واقعی آپ خدا کے ان تمام تفضلات کے مستحق اور مورد تھے احقر کی رائے میں آپ مصداق تھے اذکر فی الکتاب اسمٰعیل انہ کان صادق الوعد۔ وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا۔ خدا نے آپ کو دنیا اور آخرت دونوں کی نعمار سے نوازا تھا۔ کیونکہ آپ نافع الناس اور خیر خواہ خلائق تھے۔ خدا نے آپ کو ایسے پیشے کا مالک بنایا تھا۔ جو خدمت خلق کے لئے مخصوص ہے۔ آپ سرجیکل آپریشن میں بڑے ماہر تھے۔ ملازمت کے دوران میں جب کبھی بھی قادیان میں گھر تشریف لاتے تو آنکھوں کے مریضوں کا جم غفیر آپ کے پاس جمع ہو جاتا تھا۔ اور آپ بڑی خوشی سے ان کی آنکھیں بنا دیتے تھے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ مریضوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملا کرتے تھے۔

دہلوی ہونے کی وجہ سے آپ کی اردو زبان بڑی شستہ تھی۔ الفضل کو اپنے مضامین اور نظموں سے اکثر نوازتے رہتے تھے۔ آپکی زندگی اور آپکے کلام منظوم اور منثور سے ثابت ہے کہ آپ عاشق خدا عاشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاشق احمد علیہ السلام اور عاشق محمود ایدہ اللہ تھے۔ اسلام اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ خدا نے آپ کو دنیا میں بعض حسنات عطا فرمائیں۔ اور آخرت میں بھی۔ اس لئے کہ آپ دنیا میں کامیاب زندگی گذارنے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت بہشتی مقبرہ میں داخل ہوئے اور آخرت کی کامیابی کے وارث بنے۔

میں ۱۹۰۱ء سے آپ کو جانتا ہوں۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کا ذکر خیر اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے التائبون العابدون والحامدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ۔

آپ سابق بالخیرات اور اپنے رب کو تضرع اور عاجزی سے پکارنے والے تھے۔ آپ کی خوش مزاجی اور ظریفانہ کلام نے آپ کو ہر جگہ ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ اکثر دفعہ لوگ آپ سے مختلف مسائل کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ اور ان کے جواب آپ الفضل میں شائع کروا دیتے تھے۔ ملازمت کے دوران میں جہاں جہاں آپ بطور ڈاکٹر کام کرتے رہے۔ اور جو جو واقعات جہاں جہاں پیش آئے وہ آپ نے آپ بیتی کے طور پر شائع فرما دیئے۔ یہ کتاب زندگی کے مختلف تجربات کا نچوڑ ہے جس سے ہر شخص حسب خواہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

آپ نے مقطعات قرآنی پر ایک رسالہ لکھا۔ جس میں ثابت کیا کہ تمام حروف مقطعات سورہ فاتحہ کے مضامین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھوتا خیال ہے۔ چنانچہ آپ قرآن پر پورا عبور رکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو فردوس اعلےٰ میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ حضرت میر صاحب جماعت احمدیہ کی چوٹی کی شخصیتوں میں سے تھے۔ ان کی طبی قابلیت کے علاوہ ان کا زہد اور تقویٰ اور علم دینی اور دنیوی نہایت اعلےٰ پایہ کا تھا۔ ان کے وفات پا جانے سے ایسا خلا واقعہ ہوا ہے جس کا پر ہونا ہونا محال نظر آتا ہے۔ ہر کہ و مہ کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ اور اپنے علم و ہنر اور تجربہ کو فی سبیل اللہ اور خلقت کی بھلائی کے لئے حتی المقدور صرف کرنا آپ کی خصوصیت تھی۔ ذاتی لحاظ سے حضرت میر صاحب میرے محسن تھے۔ اس لحاظ سے کہ میری موجودہ علالت میں انہوں نے شروع سے ہی بڑی محبت اور توجہ کے ساتھ علاج کیا اور آخری وقت تک بھی جب کبھی میں عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ تو میری بیماری کا حال ضرور تفصیل سے دریافت فرماتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد علی از ننگل خورد

(۲) خاکسار کے والد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ بندش پیشاب اور بواسیر کے عوارض سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

الہ دین سیکرٹری تبلیغ شاہدرہ

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دیکر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

نیروبی

پریذیڈنٹ:۔ محمد عارف صاحب بھٹی۔
وائس پریذیڈنٹ:۔ بابو فقیر محمد صاحب بٹ
سیکرٹری تبلیغ:۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ ملک عبدالعزیز صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ عبداللہ مصطفیٰ صاحب
" وصایا:۔ چوہدری بشارت احمد صاحب
" مال و محاسب:۔ ملک عبدالعزیز صاحب
آڈیٹر:۔ عبدالعزیز صاحب بٹ

درگا نوالی

سیکرٹری مال:۔ چوہدری علی احمد صاحب
" امور عامہ:۔ بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" تبلیغ:۔ منشی عنایت اللہ صاحب
" وصایا:۔ چوہدری محمد بخش صاحب

سنور

سیکرٹری مال:۔ جمعدار محمد ادریس صاحب
" تبلیغ:۔ سید سرفراز حسین صاحب
" امور عامہ:۔ شیخ ذاکر حسین صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ جمعدار میاں محمد عبداللہ صاحب

راولپنڈی

سیکرٹری مال:۔ بابو چراغ دین صاحب
آڈیٹر:۔ ملک ولایت خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ چوہدری عبدالرؤف صاحب

پونچھ

پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر مولوی منظور احمد صاحب
جنرل سکرٹری:۔ خان عبدالکریم خان صاحب یوسف زئی
وائس پریذیڈنٹ:۔ منشی علی بہادر خان صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ میاں کرم الٰہی صاحب

بنارس

پریذیڈنٹ:۔ مولوی عبدالحکیم صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ عبدالسلام صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت } ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب

چک ۱۶۰ ریاست بہاولپور
7. R.
پریذیڈنٹ:۔ چوہدری پیر محمد صاحب

سیکرٹری مال:۔ چوہدری غلام قادر صاحب

کھاریاں

سیکرٹری مال:۔ منشی عبداللہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی غلام حیدر صاحب
" ضیافت:۔ چوہدری سلطان احمد صاحب
جنرل سیکرٹری و آڈیٹر } عبدالغفور صاحب

سیکرٹری تبلیغ:۔ ملک عبدالرشید صاحب
" امور عامہ:۔ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ میاں خدا بخش صاحب
" ضیافت:۔ میاں سراج دین صاحب

شیخوپورہ

پریذیڈنٹ:۔ شیخ محمد حسین صاحب
سیکرٹری مال:۔ منشی احمد علی صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مرزا غلام نبی صاحب چغتائی
" تبلیغ:۔ شیخ محمد حسین صاحب
" امور عامہ:۔ حکیم ظفر الدین احمد صاحب

انبالہ چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ نظام الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ ڈاکٹر محمد احسان صاحب
" تبلیغ:۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب

سوانح عمری حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

خود میری بھی خواہش ہے۔ اور ان کے ورثاء بھی چاہتے ہیں۔ کہ جلد سے جلد حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کتابی شکل میں شائع کی جائے۔ اس لئے تمام احمدی اور غیر احمدی اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ جن صاحب کو حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ سے واسطہ رہا ہو۔ اور انہیں آپ کے اخلاق و عادات کے متعلق کوئی واقعہ معلوم ہو۔ وہ لکھ کر یا لکھوا کر دفتر الفضل میں یا مجھے "الصفہ" کے پتہ پر بھیجدیں۔ حضرت میر صاحب کے تمام دوستوں سے تو میری پُر زور التجا ہے۔ کہ وہ کوئی مضمون حضرت میر صاحب کے متعلق ضرور لکھ کر ارسال فرمائیں۔ اُن کے ورثاء اس عنایت کے لئے نہایت ممنون ہونگے۔ والسلام:۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ مقیم الصفہ قادیان

سیکرٹری تبلیغ:۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ظفر

سیدوالہ

سیکرٹری مال:۔ ماسٹر محمد یحییٰ صاحب
" تبلیغ:۔ میاں بشیر محمد صاحب
" امور عامہ:۔ شیخ امام الدین صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ میاں احمد دین صاحب
امین:۔ میاں عبدالسلام صاحب

مونگیر (بہار)

سیکرٹری مال:۔ سید عبدالودود صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ مولوی محمد ظریف صاحب
" ضیافت:۔ سید عبدالجبار صاحب
امین و محاسب:۔ عبدالغفار صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ سید وزارت حسین صاحب

بھیرہ

سیکرٹری مال و محاسب و وصایا } ماسٹر امام علی صاحب

سیکرٹری امور عامہ:۔ ملک محمد ایوب صاحب
" مال:۔ صوفی رشید احمد صاحب بی اے
آڈیٹر:۔ چوہدری محمد صادق صاحب

فیروزپور چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ میاں غلام محمد صاحب اختر
سیکرٹری مال:۔ محمد یوسف خان صاحب

کنری

پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
" مال:۔ محمد عاشق صاحب
محاسب:۔ میاں محمد اکبر صاحب اقبال
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ سردار خان صاحب
" امور عامہ و خارجہ:۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب
" وصایا:۔ مستری غلام محمد صاحب
" ضیافت:۔ شیخ منظور احمد صاحب

کمال ڈیرہ

پریذیڈنٹ:۔ حکیم محمد سہیل صاحب
سیکرٹری مال
" تبلیغ:۔ ماسٹر شمس الدین صاحب
" امور عامہ:۔ محمد بچل صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ قمر الدین صاحب

رنگون

پریذیڈنٹ:۔ محمد افضل خان صاحب
وائس پریذیڈنٹ:۔ اے۔ کے۔ دین محمد صاحب
جنرل سیکرٹری:۔ عبدالغنی صاحب

امین

سیکرٹری تبلیغ:۔ محمد رفیق صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ خواجہ محمد سعید صاحب
آڈیٹر:۔ خواجہ محمد گل صاحب

لیہ

پریذیڈنٹ:۔ حامد علی صاحب
سیکرٹری مال:۔ سید بشیر احمد صاحب
" تبلیغ:۔ مولوی عبدالکریم صاحب

سرڈ وعہ

سیکرٹری وصایا:۔ چوہدری عبدالمنان خان صاحب

بمبئی

سیکرٹری امور عامہ:۔ چوہدری نواب الدین صاحب

بھلہ

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال } سید محمد یوسف صاحب
" تبلیغ:۔ نذر حسین شاہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ سید عبداللہ شاہ صاحب

شملہ

سیکرٹری وصایا:۔ چوہدری مبارک احمد صاحب

کانپور

پریذیڈنٹ:۔ خواجہ محمد شریف صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری شریف احمد صاحب
" امور عامہ:۔ عبدالغفار صاحب
" تبلیغ:۔ مولوی عبید اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ فضل محمد خان صاحب
" وصایا:۔ ماسٹر خدا بخش صاحب

نواں شہر

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری حمید اللہ صاحب
سیکرٹری مال:۔ چوہدری منیر احمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت:۔ غلام جیلانی صاحب

(باقی پھر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں:۔

ایک نہایت نفع مند کام

پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ انہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں جو پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں ؎

مرزا شریف احمد (صاحبزادہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودھا۔

دعویٰ یا اپیل دیوانی —

بھگوانداس ولد چیلارام مونگیا سکنہ نورپور تحصیل خوشاب بنام کوڑارام وغیرہ

یا دعویٰ استقرار یہ زمینی واقع نورپور تحصیل خوشاب

بنام (۱) کوڑارام ۲۔ مہرچند ۳۔ ہیمراج ۴۔ شادی لعل ۵۔ نول داس پسران الجمیدا قوم مونگیا سکنہ اکڑا کانجیا تحصیل بھکر ضلع میانوالی ۶۔ کریارام ولد لورچند مونگیا سکنہ نورپور تحصیل خوشاب حال منڈی ہرونہ آباد ضلع بہاولنگر ۸۔ گنیش داس ولد رامچند مونگیا۔ ۹۔ بھاگ بھری بیوہ بھگوانداس مونگیا سکنہ نوال جنڈیالہ تحصیل بھکر ۱۰۔ پربداس ولد بالک رام ۱۱ بھگت رام ۱۲ اسدو تی چند پسران کھلندہ رام ۱۳ ۔ بیلی رام ۱۴ ۔ امیر چند ۱۵ ۔ رادھا کرشن پسران نند لداس ۱۶ لیکھراج ولد چیلارام ۱۷ در تخت رام ۱۸ رشوس پسران تلوک چند ۱۹ ۔ نراتن داس ولد ہرپا مونگیا سکنہ نورپور ۲۰ ۔ تیج بھان ۲۱ ٹوپنداس پسران روپ چند ۲۲ بھوجا رام ۲۳ ۔ رادھا کرشن پسران پرکھ داس ۲۵ جھانگی رام موہنچند چاولہ ۲۶ ٹوپنداس ۲۷ ۔ پچھمن داس پسران ٹھاکر قوم کالرہ ۳۳ چونی لعل ولد حکم چند ۲۷ ۔ گوبندا ولد نارائنچند چھابڑ ۳۸ ہرنام سنگھ ۳۹ رنجیت سنگھ پسران پرم سنگھ ۴۰ جیون سنگھ ولد سدھو سنگھ سکنہ نورپور ۴۱ جوگرھیاں ولد بھوجا رام ۴۲ بھگت رام ولد جیونداس بترہ سکنہ مٹھہ ٹوانہ ۴۳ بھگوانداس ولد دیالداس ۴۴ رام دتہ ۴۵ موہنچند پسران بھوانداس ۴۶ جھنڈا ۴۷ مہرا پسران ہیماں ۴۸ ایشر داس ۴۹ پورن پرکاش پسران ٹوساکھی رام چھابڑ ۵۰ تیج بھان ولد گھنی شام ۵۱ موہنچند ولد جیتا رام ۵۲ ٹھاکر ولد رام چند ۵۳ ٹکایا رام ولد بھاگو ۵۴ جیارام ولد مالک چند ۵۵ حکم چند ۵۶ موہنچند پسران جیارام سکنہ جنڈانوالہ تحصیل بھکر ۵۷ شوانند ۵۸ جگنا تھ ۵۹ مان سنگھ ۶۰ نرنگنداس سکنہ نورپور ۶۱ جیوانداس ۶۲ دیالداس ۶۳ رجنداس ۶۴ ہیمراج پسران دیویدتہ قوم رام پنچ سکنہ نورپور تحصیل خوشاب ضلع شاہپور۔ بمقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۳۰/۷ کو بمقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۲۸/۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ایک ضروری اطلاع

بہار کے ایک معزز احمدی دوست بنام حکیم شاہ عبدالہادی صاحب وہاں کے فسادات کے سبب ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں اور مہمان خانہ کے قریب مقیم ہیں۔ صاحب موصوف فن طب کے ماہر ہیں۔ ضرورتمند احباب ان سے طبی مشورہ حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ میں بھی حسب ضرورت بعض دفعہ ان سے علاج کراتا ہوں اور مفید پاتا ہوں

(المشتہر مفتی محمد صادق قادیان)

آپ کی بیش بہا ملکیت آپ کی آنکھیں نامی رسالہ دواخانہ نورالدین رضی قادیان سے مفت منگوائیں۔ اس سے انشاء اللہ آپکو فائدہ ہوگا

سرکہ خالص نہایت اعلےٰ ۲ روپے فی بوتل شہد خالص ۳½ روپے سیر دواخانہ نورالدین رضی قادیان سے منگوائیں۔

پاکستان کے کرنسی نوٹوں پر چاند کا نشان ہوگا

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ حکومت ہند نے پاکستان گورنمنٹ کے لئے سکہ جات تیار کرنے کی ہدایت دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سردست ہندوستان اور پاکستان کے کرنسی نوٹوں میں بہت کم فرق ہوگا۔ پاکستان کے نوٹوں میں سلطنت پاکستان لکھ دیا جائے گا۔ اور بائیں کونے میں اوپر کی طرف چاند کا نشان ہوگا۔ سکہ جات کے مستقل نمونوں کے متعلق بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔

امن پسند ممالک سے صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی اپیل

بٹیویا ۲۲ جولائی۔ ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو صدر جمہوریہ انڈونیشیا نے ایک تقریر کرتے ہوئے دنیا کے تمام امن پسند ممالک سے اپیل کی کہ وہ پرامن ذرائع سے انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کی موجودہ کشیدگی کو دور کرانے کی کوشش کریں۔ آپ نے کہا انڈونیشیا اس معاملہ کو اتحادی اقوام کے سامنے رکھنے کو تیار ہے۔ چونکہ ہم حق و صداقت پر ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ بالآخر ہم فتح مند ہوں گے۔

تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ کے جنگی جہازوں نے مشرقی جاوا کے ساحلی مقامات پر بم باری کی۔ ساحل سے بھی جوابی طور پر بم باری کی گئی۔

امریکہ کے ایک سرکاری بیان میں انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید کے ٹوٹ جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ امریکہ اس سلسلے میں مناسب سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے گا۔

"مسٹر جناح پر اعتماد کرو!"

گاندھی جی کا بیان

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ گاندھی جی نے پاکستان کی اقلیتوں کو مخاطب کر کے کہا کہ انہیں مسٹر جناح کے اس بیان پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ کہ اقلیتوں سے پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ آپ نے کہا ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کے ساتھ بے انصافی کا سلوک نہیں کیا جائے گا۔

مشرقی بنگال کی اقلیتیں

کلکتہ ۲۲ جولائی۔ بنگال کے کانگرسی لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے نے ایک بیان میں کہا مشرقی بنگال کے ہندوؤں پر خوف و ہراس طاری ہے۔ کیونکہ عام مسلمانوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد وہاں کی ساری زمینیں اور مکان مسلمانوں کی ملکیت قرار دے دیئے جائیں گے۔ اور ہندو غلاموں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔

آپ نے کہا بنگال کے مسلمان لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ فوراً مشرقی بنگال کا دورہ کریں۔ مسلمانوں کو رواداری کی تلقین کریں۔ اور اقلیتوں کو اعتماد میں لینے کی کوشش کریں۔

آپ نے مشرقی بنگال کے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ سرکاری ملازمتوں میں حصہ لیں۔ اور حکومت کے ساتھ میل جول کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

گئوکشی قانوناً ممنوع قرار دینے کے لئے مرن برت رکھنے کا ارادہ

سیٹھ ڈالمیا کا اعلان

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ ہندوستان کے مشہور سیٹھ رام کرشن ڈالمیا نے اعلان کیا کہ اگر ہندوستان میں ایک سال کے اندر اندر گئوکشی کو قانوناً ممنوع قرار نہ دیا گیا۔ تو میں مرن برت رکھ لوں گا۔ گئوکشی کو ممنوع قرار دینے کے لئے میں ایک وسیع ایجی ٹیشن شروع کروں گا۔ اور جین ٹرسٹ کی ساری جائداد اس کام کے لئے وقف کر دوں گا۔ آپ نے مسٹر جناح سے بھی اپیل کی کہ ہندوؤں کے جذبات کا احترام کرنے کے لئے پاکستان میں بھی گئوکشی کو ممنوع قرار دیدیا جائے۔

سیٹھ ڈالمیا نے یہ اعلان ایک دعوت کے موقعہ پر کیا۔ جس میں پٹیالہ۔ فریدکوٹ بیکانیر۔ گوالیار اور نابھہ کے مہاراجگان بھی موجود تھے۔

برما کا آئینی مستقبل اور برطانیہ

لنڈن ۲۱ جولائی۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے بتایا کہ برما کی نازک صورت حالات کی وجہ سے حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ ہندوستانی فوج کے چند دستوں کو برما میں جانے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے کہا برما میں ابھی نوآبادیاتی حکومت نہیں ہے اس لئے وہاں کے امن کے قیام کی ذمہ داری بڑی حد تک برطانیہ پر ہے۔ برطانیہ اس ذمہ داری کو نبھانے کی پوری کوشش کرے گا۔

آپ نے برما کے آئینی مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے کہا برطانیہ نے جو وعدے کر رکھے ہیں وہ انہیں بہر حال پورا کیا جائیگا۔ جنرل آونگ سان اور ان کے رفقاء کے قتل سے ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

معلوم ہوا ہے کہ رنگون میں جنرل آونگ سان اور ان کے قتل کے سلسلے میں تین سو زائد اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ لیکن اصل مجرمین ابھی تک لاپتہ ہیں۔ کل برما کے سابق وزیر اعظم مسٹر ساپا کو گرفتار کر لیا گیا۔

کیا مسٹر ہینڈرسن کی تقریر کے متعلق معذرت کا اظہار کیا گیا ہے؟

لاہور ۲۱ جولائی روزنامہ نوائے وقت کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ پنجاب کی حد بندی کے سلسلے میں مسٹر ہینڈرسن نائب وزیر ہند کی تقریر کے متعلق مسلمانوں کے حلقوں میں جس تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ امید ہے بہت جلد اس میں کمی واقع ہو جائے گی۔ مسٹر ہینڈرسن کی تقریر کے غیر ذمہ دارانہ فقروں کے متعلق مسٹر جناح نے وائسرائے کے پاس جو احتجاج کیا تھا وہ اسی دن برطانوی کابینہ تک پہنچا دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کو یقین دلایا گیا ہے کہ مسٹر ہینڈرسن کی تقریر حد بندی کے کمیشن کے لئے ہدایت کا درجہ نہیں رکھتی۔ عام طور پر مشہور ہے کہ لاہور سے ایک خط دہلی بھیجا گیا تھا۔ جس میں منٹگمری کا ضلع سکھوں کو دیئے پر زور دیا گیا تھا۔ یہ خط تحریر کرنے والے کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ ایسے مسائل سے کوئی تعلق نہ رکھے۔

آسٹریلیا سے گندم آنے کی توقع

کراچی ۲۱ جولائی۔ مسٹر کے ایل پنجابی نے جو حکومت ہند کی طرف سے اناج حاصل کرنے کی غرض سے آسٹریلیا گئے ہوئے تھے ایک بیان میں بتایا کہ اگلے ماہ آسٹریلیا سے ستر ہزار ٹن گیہوں۔ اور پانچ ہزار ٹن آٹا ہندوستان آ جائے گا۔

آپ نے کہا انڈونیشیا سے چاول آنے کی کافی امید تھی۔ لیکن موجودہ سیاسی حالات کی وجہ سے اب یہ امید قائم نہیں رہی۔

مشرقی پنجاب کی حکومت کے دفاتر لاہور سے چلے جائیں گے

لاہور ۲۱ جولائی۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے کل پنجاب تقسیم کونسل کے ارکان سے جو گفت و شنید کی ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کے دفاتر ۱۰ اگست تک لاہور خالی کر جائیں گے۔ اور شملہ چلے جائیں گے جو مشرقی پنجاب کا دارالخلافہ ہوگا۔ لاہور مغربی پنجاب کا دارالخلافہ ہوگا۔ اور ۱۰ اگست کے بعد یہاں صرف مغربی پنجاب کے دفاتر رہیں گے۔

والئی خیرپور معزول کر دیئے گئے

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ ہز ہائینس میر فیض محمد خاں تالپور والئے ریاست خیرپور دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اس لئے انہیں معزول کیا جاتا ہے۔ اور ان کی جگہ ان کے بیٹے ۱۳ سالہ لڑکے کو ریاست کا والی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔